بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

پاکستان میں اس وقت نظریات کی جنگ تیز تر ہو چکی ہے۔ ہر چہار طرف سے مختلف لوگ اپنے اپنے افکار و خیالات کو لے کر میدان میں اتر چکے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انتخابات تک (اگر وہ ہوئے) یہ لڑائی اسی زور و شور سے نہ صرف جاری رہے گی بلکہ اس میں اور تیزی اور شدت بھی آجائے گی اور پھر جو طبقہ بھی کامیاب ہو گیا اس کے اگلے چند برس بڑے اطمینان اور سکون کے گزریں گے۔

اس وقت یہ جنگ دو دھڑوں میں لڑی جا رہی ہے۔ ایک گروہ ان مختلف الخیال فقہی مدارس اور مکاتیب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ہے جو اس ملک کے بنیادی نظریے اسلام پر کامل و مکمل یقین رکھتے ہوئے اسے اپنی تمام امراض کا علاج اور اپنے تمام دکھوں کا مداوا سمجھتے ہیں اور اقتصادی، سیاسی اور عمرانی مسائل میں صرف اسی سے راہنمائی و راہبری طلب کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں اور دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو مختلف نظریات اور متضاد افکار رکھتے ہوئے اس ایک بات پر متفق ہیں کہ اسلام سے ان کے مفادات پر چوٹ پڑتی ہے اور اس کی موجودگی میں وہ اپنی خواہشات اور مرضیات کو پورا نہیں کر سکتے چنانچہ یہ لوگ فکر میں مشرق و مغرب کی دوری کے باوصف اس ملک سے اسلام کو دیس نکالا دینے کے لیے پوری قوت سے میدان میں نکل آئے ہیں۔ کبھی تو وہ اسلام کو صرف مسجد کا مذہب قرار دے کر اپنی ساختہ حدود میں مقید کرنے کے نعرے بلند کرتے ہیں اور کبھی سوشلزم کا نام لے کر ملک کے اقتصادی مسائل کا حل کارل، مارکس اور لینن کے فلسفہ میں محصور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی طرف سے سیاست میں اسلام کا نام لینے ہی کو جرم قرار دیے جانے کے مطالبے کیے جاتے ہیں۔

اس آویزش میں ہمیں جو بات کہنی ہے وہ یہ ہے کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلامی قوتیں اور جماعتیں غیر اسلامی جماعتوں کے اس اتحاد اور ایک مقصد کی خاطر اتفاق کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے اپنی صفوں میں بھی اتحاد و اتفاق کرنے کے لیے کوئی عملی اور ٹھوس قدم اٹھائیں؟ ورنہ اس ملک کے سرمایہ داروں اور اشتراکی کوچہ گردوں کی معمولی سی اقلیت اپنے سرمایہ اور بے راہرو آزاد افکار کی بدولت اسلام دوستوں کی عظیم اکثریت کو مفلوج اور بے بس بنا کر رکھ دے گی اور پھر کفِ افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر سرخ و سفید کفر یہ اکٹھے ہو سکتے ہیں تو مومن محمد عربی علیہ السلام کے ناموس کے تحفظ پر کیوں متفق نہیں ہو رہے؟